روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 24 جون 2010ء 11 رجب 1431 ہجری 24 احسان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 134

دجال کے کارنامے

حضرت نواس بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:-

دجال روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ساتھ لے کر چلے گا اور بڑی تیزی سے دنیا میں پھیلے گا اور ہر طرف فتنہ وفساد اور تباہی پھیلائے گا اور جسے چاہے گا قتل کرے گا اور جسے چاہے گا زندہ کرے گا اس کے حکم پر بارش بھی برسے گی، زمین کھیتی اگائے گی اور ویرانے اس کے حکم سے خزانے باہر نکالیں گے۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر 5228)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کئی نامہ نگاروں نے ہمیں اِس شہاب کے متعلق خطوط لکھے ہیں جو اتوار کی شام کو پونے $4\frac{3}{4}$ پانچ بجے کے قریب دیکھا گیا۔ یہ نہایت چمکدار تھا اور لاہور میں جب یہ گرتا دیکھا گیا تو اس کے پیچھے ایک بہت لمبی دوہری دھار ایسی تھی جیسے دُھواں ہوتا ہے۔ راولپنڈی میں یہ جنوب مشرق کی طرف نظر آیا۔ اس وقت دھوپ نہایت تیز تھی۔ ہمارے بعض نامہ نگار یہ دریافت کرتے ہیں کہ آیا اس سے پہلے بھی کبھی کوئی ایسا شہاب دیکھا گیا ہے جو اِن حالات کے ماتحت نظر آیا ہو۔ اور بعض یہ لکھتے ہیں کہ اگر غروب آفتاب کے بعد یہ واقعہ دیکھا جاتا تو اس کی چمک واقعی بے نظیر ہوتی۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۳/اپریل ۱۹۰۷ء)

اِسی طرح اخبار آرمی نیوز لدھیانہ مورخہ ۶/اپریل ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۱ کالم ۳ میں اسی شہاب کی نسبت لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ **شہاب ثاقب** ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء کو قریباً ۳ بجے بعد دوپہر آسمان سے نازل ہوا جو درج ذیل کرتا ہوں۔ موضع پنوانہ تحصیل پسرور میں گاؤں کے گوشہ جنوب ومغرب میں کوئی $\frac{1}{2}$ میل کے فاصلہ پر ایک ستارہ ٹوٹا جو کہ آسمان سے ٹوٹتے ہی آگ کی شکل میں ہو کر قریباً ۲۵ گز لمبائی میں جنگل سے گاؤں کی طرف بڑھا۔ گاؤں سے $\frac{1}{4}$ میل کے فاصلہ پر ہندوؤں کا سمسان ہے اس میں ایک کیکر کا درخت ہے اس درخت پر کوئی دس گز اوپر وہ آگ ۵ منٹ تک لہراتی رہی بعد ازاں سفید رنگ میں بدل کر اتنی موٹی ہوگئی جیسے ایک موٹا بانس ہوتا ہے۔ ۵ منٹ کے بعد وہ آگ تین ٹکڑوں میں منقسم ہوگئی جس کے ٹوٹنے کی آواز کئی توپوں کی آواز کے برابر تھی جس سے تمام جنگل اور گاؤں گونج اُٹھا۔ اور وہ آگ اسی مرگھٹ میں اُس درخت پر غائب ہوگئی۔ بعد ازاں کوئی $4\frac{1}{2}$ بجے شام کا وقت تھا۔ پھر ایک ستارہ اُس گاؤں کے جانب شمال میں قریباً $\frac{3}{4}$ میل پر جنگل میں ٹوٹا اِس کی شکل بھی پہلے کی سی تھی مگر اس کی آواز ٹوٹتے ہی اتنی ہوئی جیسے ایک توپ چلتی ہے۔ سب لوگوں کی نگاہیں اسی میں تھیں۔ میں خود اس وقت گاؤں سے باہر $\frac{1}{4}$ میل کے فاصلہ پر جانب شمال میں کھڑا تھا۔ آواز کے آتے ہی جو دیکھا کہ ایک آگ سی جیسی بجلی چمکتی ہے گاؤں کی طرف بڑھتی ہوئی دیکھی گئی۔ گاؤں کے پاس ایک جوہڑ ہے وہاں تک میں نے خود جاتی دیکھی مگر بعد ازاں لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ گاؤں میں آکر دھوئیں کی شکل میں بدل کر کچھ تو گاؤں میں غائب ہوگئی اور کچھ آگے کو چلی گئی۔ بعد ازاں شام کا وقت تھا۔ سورج غروب ہونے کی تیاریاں کر رہا تھا پھر ایک گول شکل کی آگ موضع رندہاوہ (جو جانب شمال غرب پنوانہ کے واقعہ ہے) کی طرف سے آتا ہوا دکھائی دیا اور گاؤں سے آگے نکل گیا اور سُنا گیا ہے کہ یہ گول آگ بھی ایک ستارہ تھا جس کی ۶ میل تک تو یہی خبر ہے کہ ہمارے بھی آگے سے آیا اور آگے معلوم نہیں کہاں تک گیا۔ سُنا گیا ہے کہ موضع جودہالہ تحصیل پسرور میں جو کہ پنوانہ سے چار میل پر ہے وہاں ایک چارہ کے کھیت میں اس کا کچھ حصہ گرا جس سے چارہ کھیت کا جل گیا مگر یہ خبر کچھ معتبر نہیں ہے معلوم نہیں کہ یہ کیا رنگ خدا کا ہے۔

پھر اسی اخبار آرمی نیوز میں اسی جگہ لکھا ہے کہ واقعہ ۳۱/مارچ ۱۹۰۷ء کو ضلع جہلم تحصیل پنڈ دادنخاں موضع چک شادی میں قریب ۱۲ بجے دن کے آسمان پر قریب ۴ فیٹ لمبے اور ۲ فیٹ گول برنگ سُرخ فاصلہ $\frac{1}{2}$ میل پر دو آتشی گولے گرے اور گرتے ہی غائب ہوگئے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص525)

انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اب اس طرح کا کام، بری عورتوں والا، انٹرنیٹ نے بھی شروع کر دیا ہے۔ جرمنی وغیرہ میں اور بعض دیگر ممالک میں ایسی شکایات پیدا ہوئی ہیں کہ بعض لوگوں کے گروہ بنے ہوئے ہیں جو آہستہ آہستہ پہلے علمی باتیں کر کے یا دوسری باتیں کر کے چارہ ڈالتے ہیں اور پھر دوستیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر غلط راستوں پر ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مَیں متعدد بار انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط کا کہہ چکا ہوں۔ بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ باپوں کی بھی ذمہ داری ہے، یہ ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں بچوں کو ہوشیار کریں۔ خاص طور پر بچیوں کو۔ اللہ تعالیٰ ہماری بچیوں کو محفوظ رکھے۔ تو ملازم رکھنے ہوں یا دوستیاں کرنی ہوں جس کو آپ اپنے گھر میں لے کر آرہے ہیں اس کے بارہ میں بہت چھان بین کر لیا کریں۔ آج کل کا معاشرہ ایسا نہیں کہ ہر ایک کو بلا سوچے سمجھے اپنے گھر میں لے آئیں۔ یہ قرآن کا حکم ہے اور اس پر عمل کرنے میں ہی ہماری بھلائی ہے۔“

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 92، 93)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 27 جون 2010ء کو بوقت 10:00 بجے صبح آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

غیبت کرنے والے کی سزا بہت خوفناک ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 26 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی کے پاس اس کا کھلا ہوا اعمال نامہ لایا جائے گا۔ وہ اس کو پڑھے گا، پھر کہے گا اے میرے رب میں نے دنیا میں فلاں فلاں نیک کام کئے تھے وہ تو اس میں نہیں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ نیکیاں تمہارے اعمال نامہ سے نکال دی گئی ہیں''۔ (ترغیب و ترھیب)

دیکھیں غیبت کی وجہ سے وہ تمام نیک کام نماز، روزے، صدقے، کسی غریب کی خدمت کرنا، سب نیکیاں نامہ اعمال سے مٹا دی گئیں صرف اس لئے کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔

اس بارہ میں جتنی بھی احادیث پڑھیں، خوف بڑھتا چلا جاتا ہے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ آدمی ہر وقت استغفار کرتا رہے۔

''امام غزالیؒ کہتے ہیں (اس کا خلاصہ یہ ہے) کہ جس کے پاس چغلی کی جائے اسے چاہئے کہ وہ چغل خور کی تصدیق نہ کرے اور نہ جس کے بارہ میں چغلی کی گئی ہے اس سے بدظن ہو''۔

(فتح الباری جلد 10 صفحہ 437)

اب یہ بڑے ہی پتے کی بات ہے جو امام غزالی نے بیان فرمائی ہے اور افسران اور عہدیداران کو خاص طور پر یہ ذہن میں رکھنا چاہئے۔ کبھی بات یک طرفہ بات سن کر کسی کے خلاف نہیں ہو جانا چاہئے، کسی سے بدظن نہیں ہونا چاہئے اور ہمیشہ تحقیق کرنی چاہئے اور صحیح طریقے پر تحقیق کرنی چاہئے، گہرائی میں جا کر تحقیق کرنی چاہئے، پھر کوئی نتیجہ اخذ کیا جائے۔ اور عموماً یہی ہوتا ہے کہ اکثر تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ جو چغلی کرنے والے ہیں ان لوگوں کی اکثر رپورٹیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ سب کچھ غلط تھا، صرف چغلی کی گئی تھی، غیبت کی گئی تھی اور مقصد صرف یہ تھا کہ کسی طرح اس کو نقصان پہنچایا جائے۔ پھر یہ بھی ہے کہ آئندہ ایسے شخص سے محتاط رہیں۔ اس کی گواہی قبول نہ کریں، اس کی کسی رپورٹ پر کان نہ دھریں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:

''(۔) نے غیبت کی ممانعت کے متعلق جو حکم دیا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ بسا اوقات انسان دوسرے کے متعلق ایک رائے قائم کر لیتا ہے اور وہ اپنے آپ کو اس رائے میں حق بجانب بھی سمجھتا ہے''۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں نے ٹھیک رائے قائم کی ہے ''لیکن درحقیقت اس کی یہ رائے صحیح نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ ہم نے بیسیوں دفعہ دیکھا ہے کہ ایک شخص کے متعلق ایک رائے قائم کر لی گئی کہ یہ ایسا ہی ہوگا اور یہ بھی یقین کر لیا جاتا ہے کہ میری رائے بھی درست ہے لیکن ہوتی غلط ہے۔ اور اگر ایسی صورت میں اگر کوئی دوسرا شخص سامنے بیٹھا ہوگا۔ اگر تو دوسرا شخص جس کے بارہ میں رائے قائم کی گئی ہے وہ سامنے بیٹھا ہو اور اس سے پوچھا جائے تو لازماً وہ اپنی بریت ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا اور کہے گا کہ تمہیں میرے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے، میرے اندر یہ نقص نہیں پایا جاتا۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ خواہ کسی کے نزدیک کوئی بات سچی ہو جب وہ کسی شخص کی عدم موجودگی میں بیان کرتا ہے اور وہ بات ایسی ہے کہ جس سے اس کے بھائی کی عزت کی تنقیص ہوتی ہے یا اس کے علم کی تنقیص ہوتی ہے یا اس کے رتبہ کی تنقیص ہوتی ہے تو قرآن کریم اور احادیث کی رو سے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اس طرح اس نے اپنے بھائی کو اپنی برأت پیش کرنے کے حق سے محروم کر دیا''۔

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 579)

(روزنامہ الفضل 13/ اپریل 2004ء)

میجر افضال احمد کا پیغام

محترم میجر افضال احمد شہید کالج میں میرے شاگرد تھے جون 2009ء کو مادر وطن کی خاطر قربان ہوگئے۔ ان کی طرف سے چند اشعار

وفا کی آن پہ ہم کر کے جاں نثار چلے
تمہارے کل کے لئے اپنا آج وار چلے

رہِ یقیں کو اجالوں سے یوں سنوار چلے
ہم اپنے خون سے یہ گلستاں نکھار چلے

جلیں گے جس سے دیئے چار سُو صداقت کے
ہم اپنی گلیوں میں وہ کہکشاں اتار چلے

ہم اپنے دین کی عظمت کے پاسباں بن کر
لو اپنے حصے کی ہر سانس اس پہ وار چلے

پڑا جو وقت تو قربان ہو گئے حق پر
جو ہم پہ فرض تھا وہ قرض یوں اتار چلے

کوئی بھی ہم کو جہاں سے مٹا نہیں سکتا
کہ راہِ عشق میں ہم ہو کے کامگار چلے

رہے گا جاری و ساری یہ روشنی کا سفر
جلا کے عزم کے ہم دیپ بے شمار چلے

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان

2 جنوری 1934ء

دینی تعلیم کی فضیلت

ایک صاحب نے عرض کیا۔ بعض معترض کہتے ہیں کہ دین حق اپنے ماننے والوں سے اپنے گنہگار ہونے کا اقرار کراتا ہے اور جب انسان ہر وقت اپنے گنہگار ہونے کا اقرار کرتا ہے اور گناہ کا خیال کرے تو وہ پاک نہیں ہوسکتا جس طرح ایک آدمی اگر اپنے متعلق خیال کرتا رہے کہ میں بیمار ہوں تو وہ بیمار ہی رہتا ہے۔

فرمایا دین جہاں اپنے ماننے والوں سے گناہ کا اقرار کراتا ہے وہاں یہ بھی کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کے گناہ بخش سکتا ہے۔ اگر تم اس کے احکام پر عمل کرنے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو تو وہ تمہارے گناہ معاف کر کے اور تمہاری کمزوریاں دور کر کے تمہیں پاک بنا سکتا ہے۔ دراصل (-) نے (-) کو امت وسط بنایا ہے (-) کہتا ہے ہر چیز سے فائدہ اٹھاؤ مگر کسی چیز کی انتہاء کی طرف نہ جاؤ جب کوئی بات انسانی اخلاق، انسانی عادات اور انسانی فطرت میں دخل دے۔ اسے چھوڑ دو۔ ایسی حالت تک کسی بات کو پہنچا دینا جنون ہے۔ اس قسم کا جنون ڈاکٹروں کو بھی ہو جاتا ہے۔ بعض ڈاکٹر ایسے ہوتے ہیں کہ ہاتھ دھونے لگیں تو ہاتھ ہی دھوتے رہتے ہیں کہ جراثیم نہ چمٹ جائیں۔ بعض کہتے ہیں منہ میں زہر ہوتا ہے کسی کو پیار نہ کرو۔ کسی کا منہ نہ چومو۔ اگر ساری دنیا اسی خیال کی بن جائے تو کیا حالت پیدا ہو۔ پھر ہومیوپیتھک والے کہتے ہیں ان کی تھیوریاں کامیاب علاج ہیں۔ ان کے مقابلہ میں دوسرے اپنے اپنے طریق علاج کی برتری کے دعویدار ہیں اور وہ اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے پیچھے پڑے رہیں گے۔ خواہ ان کا زیر علاج مریض ہی جائے۔ ان کے مقابلہ میں (-) طریق یہ ہے کہ بیمار کے لئے جو علاج بھی مفید ہو سکے اسے اختیار کیا جائے کیونکہ علاج سے غرض یہ ہے کہ مریض صحت یاب ہو۔ حضرت خلیفہ اول ہر قسم کا علاج کرتے تھے۔ ڈاکٹر کو بھی دکھا دیتے۔ اگر کوئی وید آجاتا تو اسے بھی دکھا دیتے۔

کیا روح تباہ ہو جاتی ہے

سوال:۔ معترض کہتے ہیں کہ روح مادہ میں ہوتی ہے اور جب مادہ یعنی جسم تباہ ہو گیا تو روح بھی منتشر ہو گئی۔ پھر وہ باقی نہیں رہ سکتی۔

جواب:۔ اگر کسی چیز کا جوہر نکال لیا جائے اور فضلہ پھینک دیا جائے تو کیا اصل جوہر بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ دیکھو گڑ کا سرکہ یا شراب سے بظاہر کیا تعلق ہے۔ مگر جب خاص ترکیب سے اس کا جوہر الگ کر کے فضلہ پھینک دیتے ہیں تو جوہر ضائع نہیں ہو جاتا بلکہ اسے بوتلوں میں ڈال لیتے ہیں۔ اسی طرح روح اس مادی جسم سے علیحدہ ہونے پر ضائع نہیں ہو جاتی بلکہ اسے لطیف جسم مل جاتا ہے۔

روحیں بلائی نہیں جاسکتیں

سوال: کیا مردوں کی روحیں زندوں کے پاس آسکتی ہیں اور باتیں کر سکتی ہیں؟

فرمایا: ہاں روحیں آسکتی ہیں اور باتیں بھی کر سکتی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت، خود بخود نہیں آسکتیں اور نہ زندہ انسان انہیں بلا سکتے ہیں۔ جب تک دنیا کے لوگوں سے خدا تعالیٰ ان کو واسطہ نہ پیدا کرے۔ روحیں نہیں آسکتیں اور نہ کلام کر سکتی ہیں۔ وہ لوگ جو روحیں بلانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔ ولایت میں اس قسم کے لوگ میرے پاس آئے۔ تو میں نے انہیں کہا کیا آپ اس طرح کر سکتے ہیں کہ کچھ آدمی علیحدہ علیحدہ بٹھا دیں اور پھر ان سب پر ایک ہی روح کو بلائیں۔ اگر سب سب یہ کہیں کہ ان پر روح آگئی ہے تو یہ غلط ہوگا کیونکہ ایک روح ایک وقت میں ایک ہی جگہ مصروف ہو سکتی ہے۔ نہ کہ مختلف جگہوں میں اور اگر کہو کہ روحیں مرنے کے بعد اتنی طاقت حاصل کر لیتی ہیں کہ ایک ہی روح ایک ہی وقت میں مختلف جگہوں میں جاسکتی ہے تو اس کا تجربہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک ہی روح کو مختلف آدمیوں پر بلا کر اس سے ایک ہی قسم کے سوالات کئے جائیں۔ اگر ان کے سب ایک ہی جواب دیں تو ہم مان لیں گے کہ روحیں آسکتی اور بلائی جاسکتی ہیں۔ مگر اس بات کو کسی نے تسلیم نہ کیا۔

6 جنوری 1934ء

دو اہل علم سکھ صاحبان جن کے نام گورمکھ سنگھ صاحب اور جوالہ سنگھ صاحب تھے اور وڑائے ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زیارت کے لئے بیت مبارک میں آئے اور ایک رقعہ پیش کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔

دنیا کا اختلاف

پہلی بات یہ پوچھی گئی ہے کہ جب خدا تعالیٰ ایک ہے تو دنیا میں اختلاف کیوں ہے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ دنیا میں ایسا اختلاف جو نقصان رساں ہے خدا نے پیدا نہیں کیا بلکہ انسانوں نے خود پیدا کر لیا ہے۔ خدا نے تو یہی تعلیم دی ہے کہ آپس میں محبت اور پیار سے رہو اور ہم اس تعلیم پر چلتے ہیں۔ ہر انسان سے ہمدردی رکھتے اور اس کی خیرخواہی کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اختلاف بھی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو وہ اختلاف ہے جو زینت کا موجب ہے اور دوسرا وہ جو نقصان اور فتنے کا موجب ہے۔ مثلاً طبائع کا اختلاف ہے۔ کسی کی طبیعت باورچی بننا پسند کرتی ہے اور کسی کی کوئی اور کام کرنے کو لیکن اگر سب ہی باورچی بن جائیں تو کھانے والا کون ہو اسی طرح کسی کی طبیعت ڈاکٹری کی طرف راغب ہے کوئی دستکاری کو پسند کرتا ہے کوئی زمینداری کو پسند کرتا ہے یہ تو وہ اختلاف ہے جس سے دنیا کی زینت اور رونق ہے اور ایسا اختلاف رحمت کا موجب ہے۔

پھر یہ بھی اختلاف ہے مثلاً خدا تعالیٰ نے مختلف اقسام کے پھول پیدا کئے ہیں۔ ان میں اختلاف ہے کوئی سفید ہے کوئی زرد کوئی سرخ ہے کوئی نیلا۔ علاوہ اس کے کہ یہ اختلاف زیب و زینت کا باعث ہے۔ اس سے ان کی پہچان بھی ہوتی ہے۔ جیسے گل بنفشہ اور گل گاؤزبان میں اختلاف ہے۔ اگر سب کی شکلیں ایک جیسی ہوتیں تو اس بات کی پہچان کس طرح ہوتی کہ یہ گل بنفشہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے اور وہ گل گاؤزبان ہے جس کی مجھے ضرورت نہیں۔ ایسا اختلاف خود خدا تعالیٰ نے رکھا ہے اور دنیا کو اس کی ضرورت ہے لیکن ایک اختلاف یہ ہے کہ مثلاً ایک ڈاکٹر ہے اور ایک وکیل۔ اب اگر وکیل کہے کہ فلاں ڈاکٹر کیوں بن گیا اس کا سر پھوڑ دوں گا اور ڈاکٹر کہے کہ فلاں وکیل کیوں بن گیا میں اس کا سر توڑ دوں گا۔ تو ایسا اختلاف فتنوں کا موجب ہوتا ہے۔ اس سے (-) روکتا اور منع کرتا ہے۔

خدا کا مقام کہاں ہے

دوسرا سوال یہ ہے کہ خدا کا مقام کہاں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تعلق ہم سے خالق ہونے کا ہے۔ اس لحاظ سے اس کی ذات مادی بنیادوں سے مبرا ہے۔ انسان مخلوق ہے اور محدود ہے اور محدود پر غیر محدود کا خیال کرنا محال ہے۔ جب ہم ہوا بجلی وغیرہ کو مادیات کی طرح قیاس نہیں کر سکتے مثلاً بجلی کے متعلق کہنا کہ کتنی لمبی اور کتنی چوڑی ہے یا ایتھر کے متعلق کہنا یا حافظہ، عقل وغیرہ کے متعلق کہنا درست نہیں ہو سکتا۔ تو پھر خدا تعالیٰ کے متعلق اس قسم کی باتیں کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ چونکہ ایسی باتوں میں پڑنے سے دھوکہ لگنے کا احتمال ہے۔ اس لئے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا ہے یا نہیں اگر وہ اپنے کاموں اور کرشموں سے نظر آتا ہے تو اسے ماننا چاہئے۔

دوسرا جواب صوفیانہ ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا مقام انسان کا دل ہے۔ اگر انسان اپنے دل کو صاف کرلے تو اس میں خدا آجاتا ہے۔ میرا ہی ایک شعر ہے۔

بلاتے ہیں مجھے وہ پر جو میں اٹھوں تو کہتے ہیں
کدھر جاتا ہے او غافل میں بیٹھا ہوں ترے دل میں

یعنی خدا کی محبت میں بے چین ہو کر میں اسے تلاش کرتا ہوں۔ تو وہ مجھے آواز دیتا ہے کہ میں تو تیرے دل میں ہوں تو مجھے کہاں ڈھونڈتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کا مقام انسان کا دل ہے۔ یہی مطلب ہے اس کا کہ من عرف نفسہ عرف ربہ کہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا۔ اس نے خدا کو پہچان لیا۔

حضور نے اتنا ہی فرمایا تھا کہ ان میں سے ایک نے جو زیادہ عالم اور صوفیاء کے کلام کے واقف معلوم ہوتے تھے کہا "بس کافی ہے یہی اصل طریق ہے خدا کو پانے کا۔ آپ کی بڑی مہربانی میرا دل خوش ہو گیا ہم نے آپ کے متعلق جیسا سنا تھا ویسا ہی دیدار رہا۔

(الفضل 16 جنوری 1934ء)

14 جنوری 1934ء

مسئلہ شفاعت

عرض کیا گیا کیا قیامت کے روز شفاعت صرف نبی کریمؐ ہی کریں گے یا ہر ایک نبی اپنی اپنی امت کے لئے کرے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یوم تدعوا کل اناس بامامھم۔

فرمایا (-) کے علاوہ جتنی امتیں ہیں۔ ان کو شفاعت کے متعلق کوئی علم نہیں دیا گیا۔ چونکہ ان پر شفاعت کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ اسی واسطے سب کی سب حضرت آدمؑ کے ابوالبشر ہونے کی وجہ سے ان کے پاس جائیں گی مگر وہ اپنی معذوری پیش کریں گے وہ قومیں ہر ایک نبی کے پاس جائیں گی۔ یہاں تک کہ آخر میں وہ سب حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچیں گی اور اس وقت لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین (-) کا عملی ثبوت ملے گا لیکن مسلمان ان قوموں کی طرح سرگرداں نہیں ہوں گے۔ بلکہ وہ سیدھے نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں گے۔ سب سے پہلے حضرت نبی کریم ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔ پھر دیگر انبیاء اولیاء صلحاء غرضیکہ سب شفاعت کریں گے لیکن حضرت محمد ﷺ کے بعد۔

انبیاء کے متعلق بعض روایات

عرض کیا گیا انبیاء نے اپنے اپنے جو قصور بیان کئے ہیں۔ کیا وہ واقعی انہوں نے کئے۔ یا راویوں کا دخل ہے۔

فرمایا دنیا میں یہ عام عادت ہے کہ ہر شخص کوشش کرتا ہے کہ ہر کام کے کرنے یا نہ کرنے کی وجہ بیان کرے۔ راویوں نے بھی اسی بناء پر اس قسم کی باتیں خود تراش لی ہیں۔ چنانچہ بعض احادیث سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ مثلاً مس شیطان والی حدیث میں یہ بات حضرت ابوہریرہؓ نے کہی ہے۔ جیسا کہ بخاری میں یہ بات حضرت ابوہریرہؓ کی طرف منسوب ہے۔ مگر ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ایسا فرمایا ہے پس اس قسم کی روایات میں غلطی لگ گئی ہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ الفاظ کی سختی راویوں کی طرف سے ہو۔

ایسی احادیث جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا

ان کی والدہ کی فضیلت خاص طور پر مذکور ہے وہ عموماً حضرت ابو ہریرہؓ کی طرف سے مروی ہیں۔ یہ چونکہ مدینہ کے پاس کے رہنے والے تھے اور وہاں عیسائیت کا زور تھا۔ معلوم ہوتا ہے اس کا اثر ان کی روایات میں بھی ہو گیا۔

30 جنوری 1934ء

چند سوالوں کے تحریری جواب

سوال:۔ جب خدا ہے تو وہ نظر کیوں نہیں آتا اور اس کا جسم کیسا ہے۔ کتنا لمبا چوڑا ہے۔

جواب:۔ ہم اللہ تعالیٰ کو اس کی صفات کے ذریعہ معلوم کر سکتے ہیں۔ چونکہ لمبائی چوڑائی وغیرہ کی صفات جسم کے ساتھ مختص ہیں اور خدا کا جسم نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف ان باتوں کو منسوب نہیں کر سکتے۔

سوال:۔ جب ہم خدا کو حاضر و ناظر کہتے ہیں تو اس سے کیا مراد ہوتی ہے۔

جواب:۔ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ موجود ہے ہم کو دیکھ رہا ہے لیکن ہم اس کی کنہ کو نہیں بتا سکتے۔

روح کیا ہے

سوال:۔ روح کیا چیز ہے؟

جواب:۔ روح جسم کی ایک اعلیٰ ترقی یافتہ چیز ہے۔ اس کا تعلق دل کے ساتھ ہوتا ہے۔ دل کا دماغ کے ساتھ اور دماغ کا اعصاب کے ساتھ ہوتا ہے۔ روح خواب میں مختلف شکلیں اختیار کر سکتی ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیا چیز ہے۔ خواب سے مراد اصلی خواب ہے وہ نہیں جو دماغی خیالات کے زیر اثر ہوتی۔ اعلیٰ اور مصفّٰی رؤیا میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی کو ایک ہی وقت میں مختلف جگہوں پر دیکھ سکتے ہیں۔

سوال:۔ روح کی شکل کیا ہوتی ہے؟

جواب:۔ جب تک روح کا تعلق جسم کے ساتھ رہتا ہے اس کی شکل اسی جسم کی طرح کی ہوتی ہے۔ کیونکہ روح کو اگر شکل نہ دی جائے تو شناخت کیسے ہو۔ اس کی جسامت اور قد و قامت کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ مختلف حالات کے لحاظ سے ارواح کے لئے کوئی حد بندی نہیں۔ ورنہ ایک ہی وقت میں مختلف جگہوں پر نظر نہ آسکتی۔ جنت میں سب کے سب لوگ ایک ہی عمر کے نظر آئیں گے۔ کیا جوان کیا بوڑھے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی۔ آپ نے اسے ہنسی سے فرمایا کوئی بڑھیا جنت میں نہیں جائے گی۔ اسے یہ بات شاق گزری تو فرمایا کہ وہاں تو سب جوان ہوں گے۔ تو بھی جوان ہوگی۔ اس لحاظ سے وہاں مساوات ہوگی۔

سوال:۔ جب مساوات ہوگی تو روحوں کی شکلیں اپنے جسموں کے لحاظ سے خوبصورت یا بدصورت ہوں گی یا نہیں؟

جواب:۔ شکل کا تعلق ظاہری جسم سے ہوتا ہے لیکن اگر کسی کا باطن اچھا ہو۔ تو اس کی شکل نظر انداز کر دی جاتی ہے ہم نے کئی قابل اور لائق لوگوں کو بدصورت دیکھا ہے۔ لیکن کوئی ان کی بدصورتی کا ذکر نہیں کرتا۔ یہی حال جنت میں ہوگا۔ جب سب کے قویٰ ایک جیسے ہوں گے تو یہ شکل کا فرق صرف پہچان کے واسطے ہے۔ ورنہ کسی کی توجہ شکل و شباہت پر نہ ہوگی۔

بچے اور جنت

سوال:۔ جو بچے اپنی ابتدائی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے متعلق جنت میں کیا ہوگا؟

جواب:۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایسے بچے اسی حالت میں رہیں گے اور وہ گویا جنت کی زیبائش کا موجب ہوں گے۔ رسول کریم ﷺ کے بچے ابراہیم کے متعلق آتا ہے کہ وہ جنت میں بچوں کے سردار ہوں گے۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ان کو پھر قویٰ عمل کے لئے دیئے جائیں۔ اس وقت جو نیکی کے کام کریں۔ ان کو نیکیوں میں شمار کیا جائے اور جو برے کام کریں۔ انہیں اصلاح کی غرض سے دوزخ میں بھیجا جائے۔

سرخی کے چھینٹوں والا کشف

سوال:۔ سرخی کے چھینٹوں والے کشف پر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ کیا خدا کو قلم ڈبونے کا طریقہ نہ آتا تھا؟

جواب:۔ کون کہتا ہے کہ نہیں آتا تھا ہم تو یہ مانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایک نشان قائم کرنے کے لئے عمداً ایسا کیا۔ یہ نشان ماننے والوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ دشمنوں کے لئے حجت نہیں اور نہ ہی حضرت مسیح موعود نے دشمنوں پر حجت قرار دیا ہے۔ مخالفوں کے لئے کئی اور نشانات ہیں۔

14 فروری 1934ء

مصلح موعود کے متعلق تصریح

مرتبہ: مکرم عبدالرحمان خادم صاحب

14 فروری 1934ء جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مالیر کوٹلہ سے واپسی پر لاہور تشریف لائے تو خاکسار نے بعد نماز فجر مندرجہ ذیل سوالات عرض کئے اس کے بعد میں نے احتیاطاً اس تمام گفتگو کو قلمبند کر کے بغرض ملاحظہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے مطالعہ کے بعد فرمایا درست ہے وہ گفتگو حسب ذیل ہے۔

خادم: سبز اشتہار (یکم دسمبر 1888ء) میں حضرت مسیح موعود نے یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں کہ

''دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں ...... اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ کی دوسرا بشیر بھیجے گا ...... جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ (ص 17،16)

اس میں لفظ تکمیل سے کیا مراد ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی: اس سے مراد یہ ہے کہ ان میں سے کم از کم کوئی ایک مقام اس کو ضرور ملے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ سارے مقامات اسے حاصل ہوں۔

خادم: حضور کی جو ڈائری الفضل میں شائع ہوتی تھی (جو مولوی فخر الدین صاحب پنشنر کے سوال کے جواب میں تھی) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گویا حضور نے اپنے مصلح موعود ہونے سے انکار فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی: وہ ڈائری دراصل غلط چھپی تھی اور میں نے اس کی تردید کر دی تھی۔ سبز اشتہار میں جو مصلح موعود کی پیشگوئی ہے۔ اس میں مجھے کوئی شبہ نہیں کہ وہ میرے ہی متعلق ہے۔ البتہ الوصیت (حاشیہ ص 6) میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ کسی مامور کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے متعلق میں نے شبہ کا اظہار کیا تھا۔

خادم: سبز اشتہار میں جو پیشگوئی ہے کیا وہی مصلح موعود کے متعلق ہے۔ یعنی اشتہار 20 فروری 1886ء والی اصل پیشگوئی اور سبز اشتہار والی پیشگوئی کے مصداق میں کوئی فرق تو نہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی: سبز اشتہار اور اشتہار 20 فروری 1886ء والی پیشگوئیاں دراصل ایک ہی شخص مصلح موعود کے متعلق ہیں۔

خادم: حضور کی ان پیشگوئیوں کا مصداق ہونے میں کوئی شبہ تو نہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی: نہیں

خادم: حضرت مسیح موعود نے انجام آتھم میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی ولادت کی پیشگوئی فرماتے ہوئے ان کو تین کو چار کرنے والا قرار دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی: دراصل پیشگوئی کے ظہور میں آنے سے قبل اس کی پوری طرح وضاحت نہیں ہوتی جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:

قبل از وقت ذہول رہتا ہے اور ذہن منتقل نہیں ہوا کرتا۔ (تقریر بر وفات صاحبزادہ مبارک احمد الحکم 24 ستمبر 1907ء ص 5)

نوٹ: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مندرجہ بالا ملفوظات میں جو حوالہ جات یا نمبر صفحہ دیا گیا ہے۔ وہ خاکسار کی طرف سے ہے۔

اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ الوصیت (حاشیہ ص 2) کی عبارت بھی نقل کر دی جائے جس کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اشارہ فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔

(الفضل 27 فروری 1934ء)

11 جون 1934ء

ایک سماٹری نوجوان کو نصیحت

سماٹرا کے ایک نوجوان محمد ایوب صاحب القاضی کو قریباً چار سال قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن سماٹرا کو روانہ ہوئے تو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے درخواست کی کہ حضور اپنے ہاتھ سے کوئی نصیحت لکھ کر مرحمت فرمائیں۔ اس پر حضور نے حسب ذیل سطور لکھ کر عطا فرمائیں۔ (-)

میں زیادہ تو نہیں لکھ سکتا۔ لیکن چونکہ آپ ایک عرصہ تک قادیان رہنے کے بعد جا رہے ہیں۔ آپ کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے اول تو اللہ تعالیٰ کی ان تازہ وحیوں کو جو حضرت مسیح موعود پر نازل ہوئی ہیں۔ پڑھتے رہیں اور اس کے تازہ نشانات کو پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے زیادہ قیمتی شے انسان کے لئے اور کوئی نہیں۔

یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ پس ہر ضرورت پر اس کی طرف جھکیں اور اسی سے دعا کریں کہ اس سے زیادہ خیر خواہ بندہ کا اور کوئی نہیں۔

نماز کو ایک ایسا فرض سمجھیں کہ جسے کسی صورت میں ترک نہیں کیا جا سکتا۔ حضر سفر، تندرستی، بیماری کسی حالت میں بھی نماز میں کوتاہی نہ ہو۔ (-) نہ صرف ایک فرض ہے بلکہ خدمت خلق بھی ہے۔ جب انسان دوسرے کو ڈوبتے ہوئے دیکھنا برداشت نہیں کر سکتا وہ اسے خدا تعالیٰ سے دور ہوتے دیکھ کر کب خاموش بیٹھ سکتا ہے۔

اخلاق فاضلہ ایمان کی علامتوں میں سے ہیں اور اس کا خوشنما پھل ہیں۔ پس اخلاق فاضلہ کے حصول اور ان پر کاربند ہونے کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ بے ثمر درخت کی طرح وہ ایمان بھی کام کا نہیں جس کے ساتھ اخلاق فاضلہ نہ ہوں۔

ہمیشہ مرکز سے تعلق رکھیں کہ جو شاخ جڑ سے کٹ جاتی خشک ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کے اہل ملک کو ہدایت عطا فرمائے اور آپ کے ملک کو احمدیت کا ایک اہم مرکز بنائے کہ وہ ملک ہندوستان کے سوا سب دوسرے ملکوں سے اس نور کی طرف زیادہ توجہ کر رہا ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

باقی صفحہ 6 پر

علم ہیئت کے بارہ میں قرآن کریم کی عظیم الشان پیشگوئیوں کا ظہور

مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان

علم ہیئت میں عظیم الشان ترقی

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

واذاالسَّماۤءُ کشطت یعنی ایک زمانہ آئے گا جبکہ آسمان کی کھال اتار دی جائے گی یعنی علم ہیئت میں بہت ترقی ہوگی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اس آیت کی تشریح میں اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

''آسمان کی کھال کھینچی جائے گی یعنی علم ہیئت میں حیرت انگیز ترقی ہوگی۔ ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں کہ تم تو بال کی کھال اُتارتے ہو جس کا مطلب ہوتا ہے کہ تم تو بہت باریکیاں نکالتے ہو۔ چنانچہ اس زمانہ میں علم ہیئت میں خیال ووہم سے بھی زیادہ ترقی ہوئی ہے اور سیر نجوم اور وسعتِ عالم اور خالقِ عالم اور اجرامِ فلکی وغیرہ کے بارہ میں غیر معمولی علوم کا اضافہ ہوا ہے۔ جو گزشتہ ہزاروں سال میں بھی نہ ہوا تھا''۔

Galileo نے 1609ء میں دوربین ایجاد کی تھی اور ستاروں کی کثرت کو دیکھ کر دنگ ہو گئے تھے۔ اس تاریخی واقعہ پر چار سو سال گزرنے پر سال 2009ء کو اقوام متحدہ کی تحریک پر ساری دنیا نے International Year of Astronomy منعقد کیا۔ اب تو یہ حال ہے کہ نہ صرف زمین کی سطح پر بڑی بڑی دوربینیں پھیلی ہوئی ہیں بلکہ زمین کے باہر بھی دوربین چکر لگا رہی ہے۔

دو سو سال پہلے ہمیں ایک ستارہ کے فاصلہ کا بھی علم نہیں تھا۔ 1838ء میں پہلی دفعہ ایک ستارہ کا فاصلہ معلوم کیا گیا جو دس نوری سال نکلا۔ یعنی وہاں سے ہم تک روشنی کو پہنچنے کے لئے دس سال لگتے ہیں۔ روشنی ایک سیکنڈ میں تین لاکھ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر لیتی ہے۔ سورج جو پندرہ کروڑ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے وہاں سے روشنی آنے کے لئے صرف آٹھ منٹ لگتے ہیں۔ لہٰذا یہ ستارہ سورج سے کوئی دس لاکھ گنا زیادہ دور ہے۔ یہ ستارہ Cygni 61 کہلاتا ہے اور فاصلہ معلوم کرنے والے سائنسدان کا نام F.W. Bessel ہے۔ دراصل سورج بھی ایک ستارہ ہے جو نزدیک ہونے کی وجہ سے اتنا بڑا اور روشن معلوم ہوتا ہے۔ اب تو یہ حال ہے کہ ہم اتنے دُور دُور کے ستاروں اور کہکشاؤں کے فاصلے معلوم کر لیتے ہیں جہاں سے روشنی کو ہم تک پہنچنے کے لئے اربوں سال لگتے ہیں۔ گویا اربوں سال پہلے جو کائنات تھی ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اب اگر ہمیں خبر ملے کہ نئی Galaxy یعنی کہکشاں دریافت ہوئی ہے اور وہاں سے روشنی آنے کے لئے دس کروڑ سال لگتے ہیں تو ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوتی کیونکہ ایسی باتیں سننے کی ہم کو عادت ہو چکی ہے حالانکہ دس کروڑ نوری سال بہت بڑا فاصلہ ہے۔ الغرض قرآن مجید کی پیشگوئی واذاالسَّماۤء کشطت اتنی واضح طور پر پوری ہو چکی ہے کہ کوئی شُبہ کی گنجائش نہیں رہی۔

سورج میں نشان

اب خاکسار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرنا چاہتا ہے جس کا تعلق سورج سے ہے۔ حدیث شریف میں یوں آتا ہے:

حضرت امام مہدی اس وقت ظہور و خروج فرمائیں گے جب آفتاب کے ساتھ ایک نشانی بھی طلوع ہوگی۔

(بحارالانوار جلد 12 صفحہ 116 مؤلف علامہ محمد باقر مجلسی)

حضرت مسیح موعود نے اس پیشگوئی کا ذکر براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 181 میں فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''اور لکھا تھا کہ اُس وقت آفتاب میں ایک نشان ظاہر ہوگا چنانچہ اب تک ظاہر ہے اور دوربین سے دیکھا جاتا ہے۔''

بِلا شُبہ آسمان پر سب سے زیادہ نمایاں چیز سورج ہے۔ زمانہ قدیم سے لوگ سورج کو دیکھتے چلے آئے ہیں اور سائنسدانوں اور دانشوروں نے بھی مشاہدہ کیا۔ اس کے باوجود اُنیسویں صدی سے پہلے ہم کو یہ علم نہیں تھا کہ سورج کن عناصر سے بنا ہوا ہے اور اس کی حرارت کیا ہے۔ 1814ء میں عظیم جرمن سائنسدان جن کا نام Fraunhofer تھا انہوں نے سورج کی روشنی کو پھاڑ کر دیکھا تو ان کو نظر آیا کہ سورج کی روشنی میں مختلف رنگ کے علاوہ کئی سیاہ رنگ کی لائنیں بھی ہیں۔ یہ سائنس کی بہت بڑی تحقیق ہے اور سورج کا اس Spectrum یعنی طیف کو Fraunhofer Spectrum کہا جاتا ہے۔ خاکسار کے نزدیک حضرت مسیح موعود نے سورج میں ایک نشان کا جو ذکر فرمایا ہے وہ یہی Fraunhofer Spectrum ہے جو دوربین اور Spectoscope یعنی طیف نما کی مدد سے حاصل ہوتا ہے۔ Fraunhofer یہ سمجھ نہیں سکے کہ سورج کی روشنی میں سیاہ لائن کیوں ہے۔ ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد 1859ء میں ایک دوسرے جرمن سائنسدان Kirchoff نے اس بھید کو سُلجھایا۔ بھید یہ ہے کہ سورج کے گرد ایک فضا ہے جو سورج سے حرارت میں کم ہے اور وہ اس روشنی میں سے ان Wave lengths کو جذب کر لیتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان Wave lengths کی جگہ سیاہ لائین نمودار ہو جاتی ہیں۔

سورج کی اس فضا کو بعد میں Chromosphere کا نام دیا گیا۔ سورج کی سطح جو ہم کو نظر آتی ہے وہ Photosphere کہلاتی ہے۔ زمانہ قدیم سے لوگ سورج کی ایک فضا سے واقف تھے جو Corona کہلاتی ہے یہ سفید رنگ کی ہوتی ہے اور مکمل سورج گرہن کے وقت سورج کے گرد نظر آتی ہے۔ تین ہزار سال سے زائد عرصہ سے ہم Corona سے واقف تھے۔

سورج کے Photosphere اور Corona کے درمیان جو Chromosphere ہے اس کی دریافت اُنیسویں صدی کی تحقیق کا پھل ہے۔ الغرض Fraunhofer Spectrum اُنیسویں صدی کی زبردست بنیادی تحقیق ہے جس کے ذریعہ سورج کی فضا کو سمجھنے میں غیر معمولی مدد ملتی ہے۔ سورج کے Spectrum کے مطالعہ سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ سورج کن عناصر سے بنا ہوا ہے۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ Helium کی دریافت زمین پر پہلے نہیں ہوئی بلکہ سورج پر پہلے ہوئی اس کے Spectrum کے ذریعہ یونانی زبان میں سورج کو Helios کہتے ہیں۔ اس لئے اس کا نام Helium رکھا گیا۔

1868ء میں سورج کے Spectrum کے مطالعہ سے Helium دریافت ہوا اور اس کے کئی سال بعد 1895ء میں زمین پر دریافت ہوا۔ اس وقت سورج پر بڑی بڑی تحقیقات ہو رہی ہیں لیکن Solar Physics یعنی شمسی طبیعات کے مضمون کا آغاز اُنیسویں صدی میں ہوا اور Fraunhofer Spectrum کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

اُنیسویں صدی کی سب سے بڑی تحقیق

ستاروں کے فاصلے معلوم کرنے کی ابتداء اُنیسویں صدی میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد تیزی سے ترقی ہوئی اور بیسویں صدی میں ہمیں یہ علم ہو گیا کہ ستارے جو آسمان پر بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں وہ ایک وسیع نظام کے ممبر ہیں جو Galaxy یا کہکشاں کہلاتا ہے۔ ہماری Galaxy میں کم و بیش ایک کھرب ستارے موجود ہیں۔ جن میں سے ایک ہمارا سورج بھی ہے۔ ہمارا سورج مرکزِ کہکشاں سے تیس ہزار نوری سال کے فاصلہ پر ہے اور وہ مرکزِ کہکشاں کے گرد ایک چکر بیس کروڑ سال میں لگاتا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کی رفتار دو سو کلومیٹر فی سیکنڈ سے زیادہ تیز ہے۔ یہ کہکشاں اتنی بڑی ہے کہ اس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک روشنی کو جانے کے لئے ایک لاکھ سال لگ جاتے ہیں۔ 1920ء کے بعد علم ہیئت میں یہ اہم مسئلہ تھا کہ کیا ہماری کہکشاں ساری کائنات ہے یا اور بھی Galaxies ہیں۔ اس مسئلہ کو مشہور ہیئت دان Edwin Hubble نے حل کیا اور بتایا کہ اور بھی بہت سی کہکشائیں ہیں۔ نیز عموماً کائنات میں کہکشاؤں کے جھرمٹ یعنی Clauster of Galaxies پائے جاتے ہیں۔ 1929ء تاریخی سال ہے جس میں Hubble کے ذریعہ یہ عظیم الشان انکشاف ہوا کہ یہ کہکشاں کے جھرمٹ ایک دوسرے سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور جتنا کوئی جھرمٹ ہم سے دور ہے اتنی ہی اس کی رفتار زیادہ ہے۔ اس تحقیق کو Hubble's Law کہتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں کہکشاؤں کے بارہ میں جو مشاہدات ہوئے ہیں ان میں اس مشاہدہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہماری کائنات جامد نہیں ہے بلکہ پھیل رہی ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

اور ہم نے آسمان کو ایک خاص قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت دینے والے ہیں۔

(الذاریات:48)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنی تصنیف میں فرماتے ہیں:۔

''یاد رہے کہ ایسی کائنات کا تصور جو مسلسل پھیلتی چلی جارہی ہے صرف قرآن کریم میں ہی مذکور ہے کسی اور آسمانی صحیفہ میں اس کا دُور کا اشارہ بھی نہیں ملتا۔ سائنسدانوں کے نزدیک یہ دریافت کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس سے انہیں کائنات کی تخلیق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ نیز یہ دریافت تخلیق کائنات کی مرحلہ وار اس طرح وضاحت کرتی ہے جو بگ بینگ (Big Bang) کے نظریہ سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے''۔

(الہام، عقل، علم اور سچائی صفحہ 261)

اگر نعوذ باللہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ہماری کائنات جامد اور ٹھہری ہوئی نہیں ہے بلکہ پھیل رہی ہے جو کہ بیسویں صدی کی تحقیق ہے اور بڑی دوربین کی مدد سے اور کہکشاؤں کی روشنی کو پھاڑ کر اس کے Spectrum یعنی طیف کے گہرے مطالعہ سے حاصل ہوئی ہے۔

Albert Einstein بیسویں صدی کے سب سے بڑے سائنسدان مانے جاتے ہیں۔ ان کی Relativity Theory یعنی اضافیات کی تھیوری سے ان کو واضح اشارہ ملتا تھا کہ ہماری کائنات پھیل رہی ہے لیکن انہوں نے خیال کیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا اور انہوں نے اپنی تھیوری میں ترمیم کی اور ایک چیز Cosmological Constant کا اس میں اضافہ کیا تا کہ کائنات جامد رہے۔ جب Hubble نے یہ ثابت کر دیا کہ کائنات واقعی پھیل رہی ہے تو انہوں نے اس فعل کو the biggest blunder

of my life قرار دیا یعنی یہ سب سے بڑی غلطی ہے جو انہوں نے اپنی عمر میں کی۔ اب دیکھئے قرآن مجید میں اس قدر عظیم الشان سائنسی صداقت کا پایا جانا جو کہ بیسویں صدی کے سب سے بڑے سائنسدان کے نزدیک قبل از وقت حیرت انگیز تھی۔ کیا ثابت نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے اور اس نے اپنے پاک رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کے ذریعہ یہ غیب کا علم عطا فرمایا تھا۔

کہکشاؤں کے ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے جانے کے واقعہ سے یہ استنباط کیا جاتا ہے کہ ایک زمانہ دراز پہلے تمام کہکشائیں ایک دوسرے کے بہت قریب تھیں۔ تخلیق کائنات کے متعلق اس وقت جو نظریہ مقبول ہے وہ یہ ہے کہ ابتداء میں کائنات کا تمام مادہ ایک انتہائی چھوٹی سی جگہ میں بند تھا وہ انتہائی گرم اور انتہائی کثیف تھا۔ پھر ایک Big Bang یعنی عظیم دھماکہ ہوا اور وہ مادہ پھٹ کر کئی اجزاء میں منقسم ہوا اور وہ اجزاء ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے اور ان میں سے Galaxies اور ستارے پیدا ہوئے۔ 1965ء میں Radio Astronomy کے ذریعہ ایک عالمگیر 3o K radiation کا پتہ چلا ہے جس سے اس نظریہ کی تصدیق ہوئی ہے۔ بیسویں صدی کی اس عظیم تحقیق کا بھی قرآن مجید میں ذکر ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

یعنی کیا انہوں نے نہیں دیکھا جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟

(الانبیاء:31)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے قرآن مجید کے اُردو ترجمہ میں اس آیت کے متعلق یہ نوٹ دیا ہے:

ایسی آیت ہے جو کائنات کے اسرار سے ایسا پردہ اُٹھاتی ہے جو اس زمانہ کے انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ فرمایا: یہ ساری کائنات ایک مضبوطی سے بند کئے ہوئے ایسے گیند کی شکل میں تھی جس سے کوئی چیز باہر نہیں نکل سکتی تھی پھر ہم نے اس کو پھاڑا اور اچانک ساری کی ساری کائنات اسی میں سے پھوٹ پڑی اور پھر پانی کے ذریعہ ہر زندہ چیز کو پیدا فرمایا۔"

موجودہ سائنس کے اندازے کے مطابق یہ Big Bang کا واقعہ چودہ ارب سال پہلے کا واقعہ ہے۔ قرآن مجید کا چودہ سو سال پہلے اس کا ذکر کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے: کیا لوگ اب بھی ایمان نہیں لائیں گے؟ امریکہ کے ایک سائنسدان Mr. Harry L. Shipman اپنی کتاب Black Holes, Quasars and the Universe (Haughton Mofflin Company, Boston Unversity USA, 1976 P 288) کے آخر میں تحریر کرتے ہیں:

"عظیم دھماکہ (Big Bang) کا نظریہ ایک سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ کس نے اس مادہ کو پیدا کیا جو بڑے دھماکے سے پھٹا۔ اس کا ہیئت دان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ہماری نظر وہاں تک بھی پہنچ جاتی ہے جبکہ کائنات پیدا ہو کر صرف چند سیکنڈ ہوئے تھے لیکن وہاں ہماری نظر رُک جاتی ہے۔ یہ کتاب اس پیدائش کے مسئلہ کو فلسفہ دان اور مذہبی علم والے لوگوں کے حوالہ کر کے اب ختم ہوتی ہے"۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی بے نظیر کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں اس مسئلہ کا اس طرح جواب دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"دوسری دلیل خدا تعالیٰ کی ہستی پر قرآن شریف نے خدا تعالیٰ کا علت العلل ہونا قرار دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:......(النجم:43)

یعنی تمام سلسلہ علل و معلومات کا تیرے رب پر ختم ہو جاتا ہے۔ تفصیل اس دلیل کی یہ ہے کہ نظر عمیق سے معلوم ہو گا کہ یہ تمام موجودات علت و معلول کے سلسلہ سے مربوط ہے اور اس وجہ سے دنیا میں طرح طرح کے علوم پیدا ہو گئے ہیں کیونکہ کوئی حصہ مخلوقات کا نظام سے باہر نہیں۔ بعض بعض کے لئے بطور اصول اور بعض بطور فروع کے ہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ علت یا تو خود اپنی ذات سے قائم ہو گی یا اس کا وجود کسی دوسری علت کے وجود پر منحصر ہو گا اور پھر یہ دوسری علت کسی اور علت پر وعلیٰ ھذا القیاس۔ اور یہ تو جائز نہیں کہ اس محدود دُنیا میں علت و معلول کا سلسلہ کہیں جا کر ختم نہ ہو اور غیر متناہی ہو تو بالضرورت ماننا پڑا کہ یہ سلسلہ ضرور کسی آخری علت پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ پس جس پر اس تمام سلسلہ کی انتہا ہے وہی خدا ہے۔ آنکھ کھول کر دیکھ لو کہ آیت واَنَّ الیٰ ربّک المنتھٰی اپنے مختصر لفظوں میں کس طرح اس دلیل مذکورہ بالا کو بیان فرما رہی ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ انتہا تمام سلسلہ کی تیرے رب تک ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 64)

اجرام فلکی کا وقت مقررہ تک چلنا

قرآن مجید میں یہ صداقت بھی بیان ہوئی ہے کہ ہر چیز فانی ہے۔ سورۃ الرحمٰن میں فرمایا:

ہر چیز معرض زوال میں ہے اور باقی رہنے والا وہ خدا ہے جو جلال والا اور بزرگی والا ہے۔

(الرحمٰن:28,27)

سورۃ الرعد میں فرمایا:

یعنی اجرام فلکی جو گھوم رہے ہیں صرف ایک وقت مقررہ تک ہی چلیں گے۔ (یہ ہمیشہ چلنے والی چیز نہیں ہیں)

(الرعد:3)

موجودہ زمانہ کی سائنس نے قرآن مجید کی اس صداقت کی بھی تصدیق کی ہے یہ تو ہم زمانہ سے دیکھتے آتے ہیں کہ انسان پیدا ہوتا ہے بڑا ہوتا پھر اس پر ضعف کا دور آتا ہے اور وہ مر جاتا ہے۔ اسی طرح جانوروں اور نباتات پر بھی موت آتی ہے لیکن زمین اور اجرام سماوی پر بھی فنا آئے گی۔ یہ اس زمانہ کی تحقیق ہے۔ زمین کی عمر کا اندازہ چٹانوں کے معائنے سے لگایا جاسکتا ہے۔ اس وقت زمین کی عمر کا اندازہ ساڑھے چار ارب سال ہے۔ سورج اور نظام شمسی کی عمر کا اندازہ پانچ ارب سال ہے۔ اور اندازہ یہ ہے کہ سورج کے اندر جو ہائیڈروجن جل رہا ہے اور Nuclear Reaction کے ذریعہ ہیلیم Helium میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ وہ مزید کم و بیش پانچ ارب سال میں ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد سورج کا حجم بہت بڑا ہو جائے گا۔ سیارہ عطارد تک سورج کی حد پہنچ جائے گی۔ شدید گرمی کی وجہ سے اس وقت ہماری زمین کے سمندر اُبل جائیں گے اور زندگی زمین پر ختم ہو جائے گی۔ پھر اس کے بعد سورج پر ایک اور دور آئے گا جب وہ سکڑتا جائے گا یہاں تک کہ اس کا حجم ایک سیارے کے حجم جتنا ہو جائے گا۔ اس وقت سورج کی روشنی بہت کم ہو گی۔ اس قسم کے تارے کو White Dwarf کہتے ہیں۔ یہ زمانہ گویا سورج کی زندگی کے بڑھاپے کا زمانہ ہو گا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو Exploration of the Universe by Abell)

سورج پیلے رنگ کا نظر آتا ہے۔ تاروں کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اور مختلف عمریں۔ الغرض بیشمار تارے جو اس وقت گھوم رہے ہیں ان سب کی محدود عمر ہے۔ قرآن مجید نے جو یہ فرمایا ہے:

صرف ایک مقررہ وقت تک ہی چلیں گے۔

(الرعد:3)

موجودہ سائنس اس کی تصدیق کرتی ہے۔

"جدید تحقیقات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ proton کی بھی ایک محدود عمر ہے جس سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتے جبکہ قبل ازیں نظری طبیعات کے ماہرین proton کی عمر کو غیر محدود خیال کرتے تھے۔"

(p 276)

"فزکس کا ایک مشہور Law ہے کہ عطرابی (Entropy) ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے۔ یعنی کائنات میں disorder یعنی بے ترتیبی بڑھتی رہتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ "کائنات میں موجود مادہ کا بہت معمولی حصہ توانائی کی صورت میں ضائع ہوتا رہتا ہے اور اسے کبھی بھی دوبارہ کسی بھی شکل میں حاصل نہیں کیا جاسکتا"۔

(p 273)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"ضیاع اور ازل اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ناممکن ہے کہ ایک چیز مسلسل ضائع ہونے کے باوجود بچی بھی رہے۔ ہر ضائع ہونے والی چیز لازماً ختم ہو جائے گی"۔

(p 276)

الغرض جس طرح کائنات کی ابتداء خدا تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتی ہے اسی طرح کائنات کا خاتمہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں تحریر فرماتے ہیں:

"پھر ایک دلیل اپنی ہستی پر دیتا ہے اور وہ یہ ہے۔........ (الرحمٰن:28,27)

یعنی ہر ایک چیز معرض زوال میں ہے۔ اور باقی جو رہنے والا ہے وہ خدا ہے جو جلال اور بزرگی والا ہے۔ اب دیکھو کہ اگر ہم فرض کریں کہ ایسا ہو کہ زمین ذرّہ ذرّہ ہو جائے اور اجرام فلکی بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور ان پر معدوم کرنے والی ایک ایسی ہوا چلے جو تمام نشان ان چیزوں کے مٹادے مگر پھر بھی عقل اس بات کو مانتی اور قبول کرتی ہے بلکہ صحیح کانشنس اس کو ضروری سمجھتا ہے کہ اس تمام نیستی کے بعد بھی ایک چیز باقی رہ جائے۔ جس پر فنا طاری نہ ہو۔ اور تبدل اور تغیر کو قبول نہ کرے اور اپنی پہلی حالت پر باقی رہے۔ پس وہ وہی خدا ہے جو تمام فانی صورتوں کو وجود میں لایا اور خود فنا کی دست برد سے محفوظ رہا"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 66)

بقیہ صفحہ 4 حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان

مقصد پیدائش کو یاد رکھنا چاہئے

لاہور میں ایک صاحب کی درخواست پر حضرت مصلح موعود نے حسب ذیل نصیحت لکھ کر انہیں مرحمت فرمائی۔

انسان کو اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھنا چاہئے اور اس مقام عالی کے حصول کے لئے جو اس کے پیدا کرنے والے نے اس کے لئے تجویز کیا ہے۔ ہر دم جدو جہد کرتے رہنا چاہئے۔ قریب کی چیز بظاہر بڑی اور دور کی بڑی چھوٹی نظر آتی ہے لیکن بڑی وہی ہے جو حقیقت میں بڑی ہے۔ جو اس فریب نظر کو نہیں سمجھتا ذلت کو عزت اور عزت کو ذلت سمجھ کر اپنی ہلاکت کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتا ہے۔ پس چاہئے کہ انسان ان امور میں اسی کے فیصلہ کو قبول کرے جس کے لئے سب جہات یکساں اور سب فاصلے برابر ہیں۔ تا غلطی سے محفوظ رہے اور فریب نظر کا شکار نہ ہو۔

(الفضل 17 جون 1934ء)

کس بات پر عاق کروں

حضرت شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی کے قبول احمدیت کے بعد آپ پر مخالفت کے گویا پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اہلحدیث برادری نے قافیہ حیات تنگ کر دیا۔ اور تو اور آپ کی والدہ صاحبہ بھی آپ پر بہت سختی کرتی تھیں اور آپ کو عاق کرانے کے درپے ہو گئیں۔ آپ کے والد صاحب نے جواب دیا کہ **پہلے یہ دین سے سراسر غافل و بے پرواہ تھا مگر اب نمازی بلکہ تہجد گزار بن گیا ہے اسے میں کس بات پر عاق کروں۔** (تاریخ احمدیت جلد 15 ص 15)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ہمیشہ رہنے والی جنت

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دی گی؟ تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں اور ایسے پاکیزہ گھروں میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں ۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''
(الصّف 11 تا 13)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

درخواست دعا

مکرم مرزا سلام بیگ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے داماد مکرم عبدالاعلیٰ صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 28 مئی 2010ء کو سانحہ دارالذکر لاہور میں شدید زخمی ہوئے تھے۔ احباب کی دعاؤں سے زخم بہتر ہو رہے ہیں لیکن بم کا ایک ٹکڑا ابھی تک دائیں ٹانگ میں ہے۔ کبھی کبھی درد بھی ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی اور خرابی سے محفوظ رکھے نیز سب زخمی بھائیوں کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمر میں شدید درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ٹھیکیدار محمد یوسف صاحب ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ حال مقیم راولپنڈی کا سی ایم ایچ راولپنڈی میں پراسٹیٹ گلینڈ کا آپریشن ہوا ہے۔ ابھی پیشاب کی تکلیف ہے۔ آپریشن کی وجہ سے کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ موصوف پہلے ہی شوگر کے مریض ہیں۔ احباب کرام سے صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم شمس دین صاحب ولد مکرم روشن دین صاحب مرحوم گزشتہ کئی دنوں سے کمر میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے میں تکلیف ہے۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں داخلہ

یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور نے حکومتی اور پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں داخلہ کیلئے انٹری ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ انٹری ٹیسٹ مورخہ 20 جولائی 2010ء کو پنجاب کے مختلف شہروں میں منعقد ہو گا۔ انٹری ٹیسٹ درخواست فارم مورخہ 20 سے 26 جون 2010ء تک صبح 8:30 تا 1:30 کے دوران پنجاب کے تمام حکومتی میڈیکل کالجز میں دستیاب ہیں نیز یہ داخلہ فارم اور ماڈل پیپرز یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.uhs.edu.pk سے ڈاؤن لوڈ کئے جاسکتے ہیں۔ طلبہ اپنا داخلہ فارم مورخہ 27 جون سے 4 جولائی 2010ء تک اس میڈیکل کالج میں جمع کروا سکتے ہیں جہاں وہ انٹری ٹیسٹ دینا چاہتے ہیں۔

انٹری ٹیسٹ میں شریک ہونے کیلئے ضروری ہے کہ طالب علم/ طالبہ علم کے انٹرمیڈیٹ میں 65% نمبر ہوں، نیز سب سے ضروری امر یہ ہے کہ اس مرتبہ ایف ایس سی پری میڈیکل اور نان میڈیکل گروپ کا علیحدہ علیحدہ انٹری ٹیسٹ ہو گا جس کا نصاب ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.uhs.edu.pk اور فون نمبرز 042-99231304-9,111-3333-66 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ الرشید بھٹی صاحبہ بابت ترکہ مکرم منظور احمد کھوکھر صاحب)

مکرمہ امۃ الرشید بھٹی صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم منظور احمد کھوکھر صاحب وفات پاچکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 1/59 دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ برقبہ 5 مرلہ 199 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ میرے بیٹوں مکرم منصور احمد مبارک صاحب اور مکرم مشہود احمد ناصر صاحب کے نام بحصص مساوی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ امۃ الرشید بھٹی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم مسعود احمد طاہر صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ امۃ النصیر ظفر صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم منصور احمد مبارک صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ منصورہ ناصر صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم مشہود احمد ناصر صاحب (بیٹا)
7۔ مکرمہ امۃ الکریم طوبیٰ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ایٹم بم یا معاشی استحکام کے ایٹم بم

طاہر سرور میر اپنے کالم فٹ پاتھ میں لکھتے ہیں۔

ایک بار پھر لاہور کو لہو سے نہلا دیا گیا۔ دہشت گردوں نے لاہور میں احمدیوں کی دو عبادت گاہوں پر حملہ کر کے 85 سے زائد انسانوں کی جان لے لی۔ حملے جمعہ کی عبادت کے وقت دو مقامات گڑھی شاہو اور ماڈل ٹاؤن میں کئے گئے جہاں دہشت گرد ہینڈ گرنیڈ، آتشیں اسلحہ اور خودکش جیکٹس سے مسلح ہو کر داخل ہوئے اور کئی گھنٹوں تک کارروائی کرتے رہے۔ **دہشت گردی اور قتل وغارت گری کی اس واردات نے، جسے ایک مرتبہ پھر سانحہ لاہور کا نام دیا گیا ہے، دنیا میں پاکستان کا امیج پہلے سے زیادہ داغدار کر دیا ہے۔**

بین الاقوامی میڈیا جہاں لاہور میں احمدیوں کی دو عبادت گاہوں پر دہشت گردوں کا قبضہ براہ راست دکھانے میں مشغول تھا، وہیں یہ تبصرے بھی جاری تھے کہ پاکستان میں ایسا پہلی بار نہیں ہوا۔ یہاں اقلیتوں کے ساتھ تشدد اور بربریت کی روایت پرانی ہے۔ سانحہ کی رپورٹنگ پاکستانی چینلز بھی کر رہے تھے۔ اکثر وبیشتر پاکستانی ٹی وی چینلز پر بھی تجزیہ کاروں کا نقطہ نظر پیش کیا جا رہا تھا۔ اس ضمن میں کہا گیا کہ قادیانیوں کے روحانی پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی خود ساختہ تعلیمات کا اعلان 19 ویں صدی کے وسط کے بعد کیا تھا۔ وہ ایک عرصہ تک اپنی تعلیمات کا پرچار کرتے رہے۔ بہت سے لوگ ان کی تعلیمات سے متاثر ہو کر احمدی بھی ہوئے مگر مسلمانوں میں سے کسی نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمارے ہاں تشدد، بربریت، مذہب اور فرقہ پرستی کے نام پر قتل وغارت گری اور دہشت گردی جیسے رجحانات بہت بعد میں فروغ پائے۔ پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق کے لئے کوشاں سماجی رہنما فرزانہ باری کا مؤقف اس ضمن میں مختلف ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اقلیتوں کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کرنا ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ریاست اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناکام ہوئی ہے۔ فرزانہ باری نے کہا کہ وہ دہشت گردی کی اس بہیمانہ واردات کی شدید مذمت کرتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ **قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بعد بھی ان کے خلاف نفرت کے جذبات بھڑکائے جانے کے عمل کو جاری رہنے دیا گیا اور ریاست نے اس معاملے میں وہ کردار ادا نہیں کیا جو اسے کرنا چاہئے تھا۔** اس نقطہ نظر سے اختلاف رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب اور کوئی فرقہ نہیں۔ وہ پاکستان کے وجود کے دشمن ہیں اور ہر اس مقام پر اور انسان کو ٹارگٹ بنائے ہوئے ہیں جس سے ان کے ایجنڈے کو تقویت ملتی ہے۔ ان کا ایجنڈا اور منصوبہ پاکستان کو معاشی، سیاسی اور معاشرتی طور پر تباہ کرنا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمیت ملک کی تمام سیاسی جماعتوں اور حکومت نے قادیانیوں کے خلاف ہونے والی دہشت گردی کی اس واردات کی بھرپور مذمت کی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک عرصہ سے پاکستان کو بدترین دہشت گردی کا سامنا ہے۔ اس سے قبل مساجد، درگاہوں، درس گاہوں، امام بارگاہوں، گلی، محلوں، ہسپتالوں، بازاروں اور جی ایچ کیو تک حملے کئے جاچکے ہیں لہٰذا یہ کہنا کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر حملہ کرنے کی واردات مذہبی منافرت کا نتیجہ ہے، درست نہیں۔

وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ سانحہ لاہور میں بھارتی خفیہ تنظیم ''را'' کا کردار خارج از امکان نہیں۔ لاہور دہشت گردی میں القاعدہ اور طالبان کے لوگ ملوث ہو سکتے ہیں۔ وزیر داخلہ رحمٰن ملک کا کہنا تھا کہ لاہور سے گرفتار دہشت گرد پنجابی بولتا ہے۔ صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ کے مطابق گرفتار دہشت گرد کا تعلق رحیم یار خان سے ہے۔ دہشت گرد نے کراچی کے مدرسے سے تعلیم حاصل کی۔ دہشت گردوں کے سرغنہ نے دو حملہ آوروں کو ماڈل ٹاؤن اور تین کو گڑھی شاہو پہنچایا۔ عینی شاہدین کے مطابق دہشت گردوں کی تعداد لگ بھگ دس تھی۔ صوبائی وزیر قانون نے یہ بھی بتایا کہ دہشت گرد نے جنوبی وزیرستان سے تربیت حاصل کی اور اس سمیت ان کے 5 ساتھی دس بارہ دن پہلے لاہور آئے تھے۔ کمشنر لاہور خسرو پرویز نے بھی دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے ڈانڈے بھارتی ایجنسی ''را'' سے ملائے۔ انہوں نے کہا کہ ان واقعات میں بیرونی ہاتھ ملوث ہو سکتا ہے۔ شواہد موجود ہیں۔ دہشت گردوں میں ''را'' کے ایجنٹ شامل ہو گئے ہیں اور انہوں نے لاہور میں کی جانے والی دہشت گردی کے لئے 28 مئی کا دن منتخب کیا جسے ہم ''یوم تکبیر'' کے طور پر مناتے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 30 مئی 2010ء)

خبریں

امریکی فیصلوں کے پابند نہیں

وزیر اعظم گیلانی نے کہا ہے کہ پاکستان امریکہ کے فیصلوں کا پابند نہیں، اقوام متحدہ نے ایران کے خلاف پابندیاں عائد کیں تو عمل کریں گے، عدلیہ اور حکومت کے درمیان محاذ آرائی کا تاثر درست نہیں، عدلیہ سمیت تمام اداروں کو اپنے دائرہ کار میں رہ کر کام کرنا چاہیئے۔ عدالتوں اور احتساب سے خوفزدہ نہیں، قومی اور سیاسی امور پارلیمنٹ کے اندر طے ہونے چاہئیں۔ سب اچھا ہونے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا، مہنگائی، بیروزگاری، لوڈشیڈنگ اور دہشت گردی جیسے مسائل کو ذاتی اور جماعتی مفادات سے بالاتر ہو کر حل کرنا ہوگا۔

امریکی صدر میک کرسٹل پر برہم، وائٹ ہاؤس طلب

افغانستان میں اتحادی فوج کے کمانڈر جنرل سٹینلے میک کرسٹل کو اوباما انتظامیہ سے متعلق متنازعہ بیان پر معذرت کے باوجود وائٹ ہاؤس طلب کرلیا گیا ہے۔ جنرل میک کرسٹل نے امریکی میگزین کو انٹرویو میں کابل میں امریکی سفیر کارل ایکنبری کو دھوکا باز کہا تھا۔ انہوں نے امریکی نائب صدر جو بائیڈن سے متعلق بھی نامناسب ریمارکس دیئے تھے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ صدر اوباما کی جانب سے طلب کئے جانے پر جنرل میک کرسٹل کی جانب سے مستعفی ہونے کی بات نہیں کی گئی تاہم جنرل میک کرسٹل کی برطرفی سمیت تمام آپشنز زیر غور ہیں۔

ناریل، دودھ سے تیار کریم ایکنی کیلئے مفید

ماہرین طب نے جلد کی بیماری ''ایکنی'' کے علاج کیلئے ایک نیا طریقہ دریافت کیا ہے جس کے مطابق دودھ اور کوکونٹ آئل استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ان دونوں اجزاء سے ایک نئی فیس کریم تیار کی جارہی ہے جس کو جلد ہی انسانی استعمال کیلئے مارکیٹ میں متعارف کرایا جارہا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس کریم کے کوئی مضر اثرات نہیں ہوں گے۔ ماہرین نے کہا ہے کہ اس کریم میں قدرتی اجزاء استعمال کئے گئے ہیں۔ اس تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ یہ ایک عمدہ پیشرفت ثابت ہوگی اور ایکنی کے مریضوں کے علاج کیلئے بہتری پیدا ہوگی۔ یاد رہے کہ ایکنی آجکل 85 فیصد نوجوانوں کو کسی نہ کسی شکل میں لاحق ہے۔

جنوبی پنجاب میں آپریشن کی ضرورت نہیں

آئی جی پولیس طارق سلیم ڈوگر نے کہا ہے کہ جنوبی پنجاب میں دہشت گردوں کا کوئی وجود نہیں ہے اس لئے آپریشن کی باتوں میں کوئی صداقت نہیں ہے تاہم اگر کسی محبّ وطن شہری نے کسی بھی علاقے میں دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع دی تو اس علاقے میں آپریشن ناگزیر ہوگا۔ یہ بات انہوں نے سی پی او آفس ملتان میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔

ایران پر حملہ کیلئے امریکی بحری جہاز بحر احمر پہنچ گئے

ایران کو ایٹمی پروگرام سے روکنے کیلئے امریکہ کے 12 سے زائد جنگی جہاز اور اسرائیل کے ایک بحری جہاز پر مشتمل قافلہ بحر احمر پہنچ گیا ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق قافلے میں طیارہ شکن توپیں بھی شامل ہیں۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ امریکہ ایران پر حملے کی تیاری کررہا ہے یا اس نے ایرانی ایٹمی پروگرام ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ مصری اپوزیشن رہنماؤں نے امریکہ کو راستہ دینے پر مصر کے صدر حسنی مبارک پر سخت تنقید کی ہے۔

3 ارب سال قبل مریخ پر ایک تہائی سے زائد پانی

ماہرین نے حال ہی میں انکشاف کیا ہے کہ تین ارب سال قبل مریخ کے ایک تہائی سے زیادہ حصے پر بہت بڑا سمندر تھا جس میں زندگی کے قیام کی علامات موجود تھیں۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے کے مطابق مریخ پر بحر اوقیانوس جتنا سمندر موجود تھا اور اس میں زمین کے کل پانی کا دسواں حصہ تھا۔ نئی تحقیق سے زیادہ تر یہ ثبوت سامنے آئے ہیں کہ سیارے کے 36 فیصد حصے پر پانی تھا۔ ایک اور تحقیق سے یہ بھی بات سامنے آئی ہے کہ آج کے خشک اور پتھریلی زمین والے سرخ سیارے مریخ پر 40 ہزار سے زیادہ دریا تھے۔

(روزنامہ آج کل 18 جون 2010ء)

مدد اے اہل محراب و منبر

رفیق ڈوگر اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے پڑوسی سے حسن سلوک کی نصیحت تین بار دہرائی تھی اور اہل ایمان سے کہا تھا ''اے لوگو! میرے بعد مرتد نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کے دشمن بن کر قتل کرنے لگو۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی نہیں بھٹکو گے، یہ آسان اور سادہ ہیں، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اس کے رسولؐ کی سنت۔ تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تم کیا جواب دو گے؟''

حاضرین نے کہا ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا۔ اس کا حق ادا کردیا اور پوری پوری خیر خواہی کی۔''

اللہ کے رسول ﷺ نے تین بار فرمایا ''اے اللہ گواہ رہنا۔ اے اللہ گواہ رہنا۔ اے اللہ گواہ رہنا''۔ آپ ہر بار اپنی انگشت شہادت پہلے آسمان کی طرف اشارہ کرتے تھے اور پھر سامنے ہجوم کی طرف۔ آپؐ نے فرمایا ''اے لوگو سنو! جو حاضر ہے میری بات غیر حاضر تک پہنچا دے۔''

تو کیا اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت اہل ایمان کے پاس موجود نہیں؟ کیا اس کا سمجھنا ان کے لئے دشوار ہو گیا ہے؟ ہو کیا گیا ہے اہل ایمان کو؟ کیوں قتل کررہے ہیں، وہ اپنے مسلمان بھائیوں کو؟ کیا اللہ کے رسول کا یہ فرمان ان تک نہیں پہنچا؟ اہل ایمان کی جانیں مال اور عزتیں کس نے ان پر حلال کردی ہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے تو فرمایا تھا سب اہل ایمان کو اللہ سے روز قیامت ملاقات کرنا ہے اور وہاں اپنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بھی تو اسی خطبہ میں فرمایا تھا کہ ''اے لوگو! غور سے سن لو شیطان مایوس ہے کہ اس زمین پر اس کی کبھی عبادت کی جائے گی لیکن اسے امید ہے کہ وہ تم سے ایسے امور میں اپنی پیروی کرائے گا جنہیں تم حقارت سے دیکھتے ہو۔ اپنے دین کے بارے میں اس سے ہوشیار رہنا''۔ تو پھر کون ہے وہ جو اہل ایمان کی آسودہ امیدوں اور امنگوں پر اس گھر میں انہیں شہید کررہا ہے؟ وہ بت پرست تو دشمن تھے ان کے اور ان کے اس سلامتی کے گھر کے۔ کوئی اور ویسی ہی دشمنی کیوں کر رہا ہے؟ اہل ایمان سے اور ان کی سلامتی کے اس گھر پاکستان سے؟ ہمیں تو نہ سمجھ آتی ہے نہ ان باتوں پر یقین جو دنیا میں بنائی اور پھیلائی جارہی ہیں۔ اہل محراب و منبر ہم غریبوں کو آج پھر راہ راست پر چلنے کی ہدایات فرمائیں گے۔ کیا اس مشکل میں بھی کچھ مدد کریں گے وہ ہماری؟

(نوائے وقت 28 مارچ 2009ء)

(مرسلہ: پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب)

ربوہ میں طلوع وغروب 24 جون	
طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	7:19

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فوری فروخت
ایک عدد مکان نیا تعمیر شدہ واقع محلہ دارالنصر وسطی رقبہ 5 مرلے برلب سڑک کارنر ٹرپل سٹوری آٹھ کمرے بمعہ اٹیچ باتھ، دو بڑے ہال، 2 امریکن سٹائل کچن
047-6213888/0332-6575242

Love For All Hatred For None
GAS LINES C.N.G
&
Petrol Pump Petroline
اسلام آباد ہائی وے اور لہتراڑ روڈ کے سنگم پر پل کراس کرکے KRL سگنل سے پہلے
Tel: 051-2614001-5
چوہدری علی محمد وڑائچ
اسلام آباد

FD-10

پریمیئر ایکسچینج کمپنی (بی) لمیٹڈ
غیر ملکی کرنسی کے لین دین کا واحد با اعتماد ادارہ
دفتر اتوار کے روز بھی کھلا ہوگا
0333-9794460
0333-8390390
047-6215068

ماشاء اللہ روم کولر
جستی چادر سے تیار شدہ
ہر قسم کے روم کولر دستیاب ہیں
طالب دعا: محمد سرور
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

آزمائشی دمہ کورس فری
مظہر ہومیو و ہربل فارما وہسپتال
0334-6372686

احمد کاسمیٹک اینڈ ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجری سنٹر
D-7 گلبرگ روڈ نزد راجہ پٹرول پمپ ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور
ڈاکٹر طاہر محمود منہاس ایف سی پی ایس (سرجری)
کنسلٹنٹ پلاسٹک، کاسمیٹک و ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجن بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور
رہائش: C-54 میڈیکل کالونی بہاولپور فون: 062-2887733 موبائل: 0333-6396125
ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجری ☆ کاسمیٹک سرجری ☆ پیٹ اور جسم کی فالتو چربی کا آپریشن ☆ پیدائشی کٹے ہونٹ اور تالو کا آپریشن
☆ جبڑے اور منہ کے فریکچر کے آپریشن ☆ ناک کی خوبصورتی کا آپریشن ☆ جلے، کٹے مریضوں کے آپریشن